متفرقات › حلال و حرام

سوال نمبر: 55005

عنوان: (۱) تصاویر اور ویڈیو کی حقیقت قرآن وحدیث کی روشنی میں (۲) تصویر کے احکام

سوال: (۱) تصاویر اور ویڈیو کی حقیقت قرآن وحدیث کی روشنی میں (۲) تصویر کے احکام

جواب نمبر: 55005

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 222-230/N=3/1436-U (۱)

علمائے امت نے تصویر کے متعلق نصوص شرع کی روشنی میں جو کچھ سمجھا ہے اس میں بنیادی طور پر تین چیزیں ہیں، جس میں یہ تین چیزیں پائی جائیں گے وہ شرعاً تصویر ہوگی اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بات نہ ہو وہ شرعاً تصویر نہ ہوگی جسے حرام قرار دیا گیا ہے اور جس پر قرآن وحدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، وہ تین چیزیں یہ ہیں: ایک: وہ کسی جاندار کا عکس ہو، پس غیر جاندار کی تصویر حرام نہیں جیسے دریا، پل اور درخت وغیرہ کی تصویر۔ دوسری چیز: وہ عکس پائیدار کرلیا جائے خواہ وہ ذی جرم ہو یا غیر ذی جرم یعنی: ٹی وی وغیرہ کی اسکین پر نظر آنے والی متحرک تصاویر بھی شرعاً تصاویر ہیں، ان سے خارج نہیں ہیں؛ کیوں کہ انھیں کیمرہ وغیرہ کی مدد سے پائیدار کرلیا جاتا ہے، اسی طرح دیوار یا کاغذ وغیرہ پر بنی ہوئی تصاویر بھی حرام ہیں، اور اگر کوئی عکس محض عکس ہو یعنی: وہ اصل کے تابع ہو، اصل کے ہٹنے سے وہ ختم ہوجائے اور کسی بھی درجہ میں اس میں پائیداری نہ پائی جاتی ہو تو وہ بحکم تصویر نہ ہوگا، جیسے آئینہ کے سامنے موجود انسان کا وہ عکس جو آئینہ میں وقتی طور پر نظر آرہا ہو۔ تیسری چیز یہ ہے کہ تصویر میں اصل سر ہے؛ لہٰذا تصویر وہی ہوگی جس میں جاندار کا سر (چہرہ) لازمی طور پر پایا جائے خواہ اس کے جاندار کا پورا یا آدھا دھڑ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر کسی تصویر میں چہرہ نہیں ہے یا اس میں چہرہ تھا لیکن مٹا دیا گیا تو وہ تصویر کے حکم میں نہ ہوگا۔ شرح معانی الآثار (کتاب الکراہۃ، باب الصور تکون فی الثیاب ۳۶۶: ۲ مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند) میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "الصورۃ الرأس فکل شیء لیس لہ رأس فلیس بصورۃ" اور کنز العمال (۱۵: ۴۰۴ حدیث نمبر: ۴۱۵۷۴ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) میں معجم اسماعیلی کے حوالہ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: "الصورۃ الرأس فإذا قطع الرأس فلا صورۃ" اس کے علاوہ دیگر دلائل بھی ہیں جو حدیث اور شروح حدیث کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائے جائیں۔ (۲) تصاویر سے متعلق متعدد احکام وابستہ ہیں، ان میں چند یہاں درج کیے جاتے ہیں: ایک: تصوی سازی، تصویر سازی ہر جاندار کی حرام ہے خواہ تصویر چھوٹی ہو یا بڑی، نیز ممتہن وپامال ہو یا غیر ممتہن البتہ ضرورت و مجبوری کی بعض صورتوں میں تصویر کھنچوانے کی طرح کھینچنا بھی جائز ہے۔ دوسرا: تصویر کھنچوانا، اس کا حکم تصویر سازی کے مثل ہے۔ تیسرا: تصویر رکھنا، پامال و ممتہن اور چھوٹی تصاویر، اسی طرح ضرورت و مجبوری پر کھنچوائی ہوئی وہ تصویریں جو آئندہ ضرورت پر کام آئیں گی جیسے راشن کارڈ وغیرہ کے لیے پاسپورٹ سائز کھنچوائے ہوئے فوٹو یہ باقی رکھ سکتے ہیں، انھیں مٹانا اور ختم کرنا ضروری نہیں، باقی دیگر تمام تصاویر مٹا دینا واجب ہے۔ چوتھا: بلا ضرورت تصویر دیکھنا ممنوع ہے۔ (تفصیل کے لیے جواہر الفقہ، تصویر کے شرعی احکام جلد ہفتم مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند ملاحظہ فرمائیں)

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

متفرقات ›› حلال و حرام

سوال نمبر: 56459

عنوان: جاندار کی تصویر کھینچنا حرام ہے ؟

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان اکرم اس مسلے ک بارے میں ایک دینی ساتھی نے مج سے کہا آپ کو ایک ویڈیو دکھاتے ہیں میں نے کہا میں نہیں دیکھ تھا اس نے سوال کیا کہ کیوں نہیں دیکھ تھے میں نے جواب دیا کسی بھی جاندار چیز کی تصویر بنا نہ یا ویڈیو بنا نہ حرام ہے ناجایز ہے پھر اس نے کہا ک اگر عبرت کی نظر سے دیکھے ؟ اگر عبرت کی نگاہ سے بھی دیکھے کوئی محرم ہو تو اس کو دیکھنا سہی ہے ؟ اور اگر کوئی نا محرم نہ ہو؟ اس نے یہ بھی کہا بازے علماء اکرم بھی تو ویڈیو دیکھتے ہیں ؟ میں نے اسے جواب دیا جو میں نے حضرت فیروز صاحب سے کہیں بار سنا، کے حضرت والا فرما تے تھے کسی بھی قسم کی تصویر حرام ہے اور ویڈیو حرام ہے شہریعت میں مما نعت ہے اور جو علماء تصویر کھچواتے ہے وہ کسی مصلحت ک تحت کرتے ہے یا ان کے پاس تحقیق موجود ہوگی حضرت نے فرمایا ہم ان بزرگو کے غلام ہیں جو شارع اولیاء پے چلتے تھے

جواب نمبر: 56459

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa ID: 65-93/L=2/1436-U فوٹو کھینچنے یا ویڈیو بنانے کے تعلق سے حضرت مولانا فیروز صاحب کی بات صحیح اور درست ہے، جاندار کی تصویر کھینچنا یا ویڈیو بنانا حرام ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

متفرقات › › حلال وحرام

سوال نمبر: 61528

عنوان: تصویر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال: تصویر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ تصویر کی کتنی اقسام ہیں؟ کیا ان میں سے کوئی جائز ہے؟ کسی صورت میں تصویر بنوانے کی گنجائش ہے؟ اگر کسی سے تصویر کے ناجائز ہونے کی بات ہو تو علماء کرام کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ وہ تصاویر اور ویڈیو بنواتے ہیں تو کیا کسی قسم کی گنجائش ہے؟ تصویر بنوانے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے؟ برائے مہربانی تفصیلی جواب دیجئے گا تاکہ یہ مسئلہ واضح ہوسکے۔ جزاک اللہ

جواب نمبر: 61528

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa ID: 749-749/Sd=01/1437-U تصویر کھینچنا کھنچوانا ناجائز اور حرام ہے، احادیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا"، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "جو شخص دنیا میں کوئی (جاندار) کی تصویر بنائے گا، قیامت میں اُس کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اُس میں روح ڈالے، لیکن وہ ہرگز نہیں ڈال سکے گا" (اس پر اُس کو شدید عذاب ہوگا)؛ البتہ ضرورتِ شدیدہ کے وقت تصویر کھینچوانے کی گنجائش ہے اور جو شخص بغیر کسی ضرورت کے شوقیہ تصویر کھنچواتا ہے، شرعاً وہ فاسق ہے، اُس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ تصویر کے بارے میں حکم شرعی یہی ہے، باقی جو علماء تصویر اور ویڈیو بنواتے ہیں، اُن کا عمل شریعت میں حجت نہیں، اس حوالے سے اُن کی ضرورت اور مجبوری سے ہم واقف نہیں ہیں۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال سمعتُ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان أشدَّ الناس عذاباً عند اللہ المصوّرون۔ (صحیح البخاري، باب بیان عذاب المصورین یوم القیامۃ، رقم: ۵۹۵۰) عن قتادۃ قال کنتُ عند ابن عباس رضی اللہ عنہ (الی قولہ) حتی سُئل، فقال: سمعتُ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من صور صورۃً فی الدنیا، کلف یوم القیامۃ أن ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ۔ (صحیح البخاري، باب بیان عذاب المصورین یوم، القیامۃ) وقال العینی نقلاً عن التوضیح: قال أصحابنا و غیرہم تصویرُ صورۃ الحیوان حرام أشد التحریم وہو من الکبائر وسواء صنعہ لما یمتہن أو لغیرہ فحرام بکل حال، لأن فیہ مضاہات بخلق اللہ۔۔۔۔ أما ما لیس فیہ صورۃ حیوان کالبحر و نحوہ، فلیس بحرام، و بمعناہ قال جماعۃ العلماء مالک والسفیان وأبو حنیفۃ وغیرہم۔ (عمدۃ القاري: ۱۰/ ۳۰۹، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، ط: دار الطباعۃ العامرۃ) وقال النووي: تصویرُ صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم، وہو من الکبائر لأنہ متوعد علیہ بہذا الوعید الشدید المذکور فی الأحادیث۔۔۔۔۔۔ الخ۔ (النووي علی مسلم: ۲/ ۱۹۹، ط: رحیمیۃ، دیوبند، وکذا فی رد المحتار مع الدر المختار: ۲/ ۴۰۲، مطلب اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ، والفتاوی الہندیۃ: ۵/ ۳۷۹، والبدائع: ۱/

متفرقات › › حلال و حرام

سوال نمبر: 1507

عنوان: میں جانتا ہوں کہ انسانی تصویر، انسانی خاکہ بنانا یا کسی قسم کی تصویر کشی یا جاندار چیزوں کی تصویر کھینچنا اسلام میں جائز نہیں ہے، لیکن اسلام کے مطابق ہم غیر جاندار اشیاء کا خاکہ بناسکتے ہیں، جیسے زمین کے نقشے، عمارتوں کے ڈھانچے وغیرہ، لیکن مجھے ابھی کچھ چیزوں کے سلسلے میں تردد ہے مثلاً اسکولوں میں اساتذہ بچوں کو انسانی مجسمے اور جانوروں کے خاکے بنانے کے لیے کہتے ہیں، کچھ بچے خاکے بنانے پر قادر نہیں ہو تے، اس صورت میں والدین اپنے بچوں کا ہوم ورک (بچوں کو گھر پر کرنے کے لیے اسکول سے دیا گیا کام) کرتے ہیں۔ یہ والدین کے لیے ناجائز ہے یا نہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟

سوال: میں جانتا ہوں کہ انسانی تصویر، انسانی خاکہ بنانا یا کسی قسم کی تصویر کشی یا جاندار چیزوں کی تصویر کھینچنا اسلام میں جائز نہیں ہے، لیکن اسلام کے مطابق ہم غیر جاندار اشیاء کا خاکہ بناسکتے ہیں، جیسے زمین کے نقشے، عمارتوں کے ڈھانچے وغیرہ، لیکن مجھے ابھی کچھ چیزوں کے سلسلے میں تردد ہے مثلاً اسکولوں میں اساتذہ بچوں کو انسانی مجسمے اور جانوروں کے خاکے بنانے کے لیے کہتے ہیں، کچھ بچے خاکے بنانے پر قادر نہیں ہوتے، اس صورت میں والدین اپنے بچوں کا ہوم ورک (بچوں کو گھر پر کرنے کے لیے اسکول سے دیا گیا کام) کرتے ہیں۔ یہ والدین کے لیے ناجائز ہے یا نہیں؟

(۲) میں نے سنا ہے کہ اگر انسانی تصویر یا خاکہ میں آنکھ نہیں ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) میں نے یہ بھی سنا ہے کہ اگر انسانی فوٹو صاف صاف دکھائی نہ دے جیسے دور سے لیا گیا فوٹو جس میں انسان کا چہرہ صاف نظر نہ آئے یا یہ دھندلا ہو کر غیر واضح ہو جائے تو یہ حرام نہیں ہے۔

(۴) اور ہم بغیر آنکھوں کے دیگر انسانی اعضاء بناسکتے ہیں جیسے ہاتھ، پیر، انگلی وغیرہ، تو کیا یہ صحیح ہے؟ براہ کرم، اس موضوع پر قرآن کے مطابق مکمل جانکاری دیں۔

جواب نمبر: 1507

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی: 294/ن = 606/ن

(۱) جی ہاں ناجائز ہے إن من أشد الناس عذابا یوم القیامة المصورون (بخاری و مسلم)

(۲) اگر تصویر میں سر ہو اور آنکھیں نہ ہوں تو وہ بھی تصویر ہے، اس کا بنانا بھی جائز نہیں ہے البتہ جاندار کی تصویر بغیر سر کی بناسکتے ہیں أو مقطوعة الرأس أو الوجہ أو ممحوّة عضوًا لا تعیش بدونہ . . . وقید بالرأس لأنہ لا اعتبار بإزالة الحاجبین أو العینین لأنہا تعبد بدونہا (در مع رد المحتار: ج ۲ ص ۴۱۸، ط: زکریا دیوبند)

(۳) اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ اس کے تمام اعضاء سر وغیرہ الگ الگ واضح نہ ہوں تو وہ تصویر حرام نہیں ہے، مگر بلاضرورت ایسی تصاویر کو بھی نہیں بنانا چاہیے، اور ان کو مکان وغیرہ میں نہیں لگانا چاہیے۔ أو كانت صغيرة لا تتبين ؟ تفاصیل أعضائہا للناظر قائما وهي على الأرض . . . قال: بحیث لا تبدو للناظر إلا بتبصر بلیغ . . . أو لا تبدو لہ من بعید ثم قال: لکن فی الخزانة إن کانت الصورة مقدار طیر یکرہ وإن کانت أصغر فلا (در مع رد المحتار: ج ۲ ص ۴۱۸، ط: زکریا دیوبند)

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

سوال نمبر: 64291

عنوان: پودوں یا جانوروں یا انسانوں کی فوٹوگرافی جائز ہے یا نہیں؟ یا ہم فوٹوگرافی کے پیشے کر سکتے ہیں؟

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ پودوں یا جانوروں یا انسانوں کی فوٹوگرافی جائز ہے یا نہیں؟ یا ہم فوٹوگرافی کے پیشے کر سکتے ہیں؟

جواب نمبر: 64291

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 589-585/N=6/1437 (۱) مذہب اسلام میں جاندار کی تصویر سازی اور فوٹوگرافی سخت حرام وناجائز ہے، احادیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے یہاں سب سے زیادہ سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو تصویر سازی (اور ویڈیوگرافی) کرتے ہیں؛اس لیے انسانوں یا جانوروں کی فوٹوگرافی ہرگز جائز نہیں، البتہ اگر غیر جاندار اشیاء مثلاً پودے وغیرہ کی فوٹوگرافی کی جائے تو جائز ہے، بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک تصویر بنانے والے سے فرمایا: اگر تمہارے لیے تصویر سازی کی مجبوری ہے تو درخت اوران چیزوں کی تصویریں بناوٴ جن میں روح اور جان نہیں ہوتی، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ”أشد الناس عذابًا عند اللہ المصورون“ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ”کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورة صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم“ قال ابن عباس: فإن کنت لابد فاعلاً فاصنع الشجر وما لا روح فیہ. (مشکاة شریف، ص: ۳۸۵، ۳۸۶، بحوالہ: صحیحین) وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”یخرج عنق من النار یوم القیامة لہا عینان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ینطق یقول: إنی وکلت بثلاثة: بکل جبار عنید وکل من دعا مع اللہ آلہا آخر وبالمصورین“. رواہ الترمذي (حوالہ بالا ص ۳۸۶) وعن سعید بن أبي الحسن قال: کنت عند ابن عباس إذ جاءہ رجل فقال: یا ابن عباس إني رجل إنما معیشتي من صنعة یدي، وإني أصنع ہذہ التصاویر، فقال ابن عباس: لا أحدثک إلا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سمعتہ یقول: ”من صور صورة فإن اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہ الروح ولیس بنافخ فیہا أبدًا“. فرب الرجل ربوة شدیدة واصفر وجہہ فقال: ویحک إن أبیت إلا أن تصنع فعلیک بہذہ الشجر وکل شئ لیس فیہ روح. رواہ البخاري (حوالہ بالا) (۲) فوٹوگرافی کے پیشے میں اگر صرف غیر جاندار اشیاء کی فوٹوگرافی کی جائے تو یہ پیشہ جائز ہے اور آپ یہ پیشہ اختیار کرسکتے ہیں، اور اگراس میں کسی جاندار کی بھی فوٹوگرافی کی جائے تو یہ پیشہ جائز نہیں، اس سے بچنا ضروری ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

سوال نمبر: 61164

عنوان: اگر جاندار کا کارٹون یا تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ اس کا چہرا واضح نہ ہو رہا ہو تو کیا ایسی تصویر یا کارٹون کی اجازت ہے ؟

سوال: ۱) آج کل لوگ موبائل سے ٹیکسٹ میسج کرتے ہوئے چہروں کی شکلیں بھیجتے ہیں جو مختلف جذبات کے اظہار کیلئے چھوٹی شکلیں ہوتی ہیں۔ کیا ایسی شکلیں بھیجنے کی اجازت ہے ؟ کیا یہ تصویر کے زمرے میں نہیں آئیں گی ؟ ۲) دوسری بات یہ کہ کیا کارٹون کو تصویر کہیں گے ؟ میرے ایک دوست نے کوئی فتویٰ پڑھا جس میں کارٹون کو تصویر میں شمار نہیں کیا گیا۔ کارٹون بھی دو طرح کے ہوتے ہیں ایک جو اخبارات میں چھپتے ہیں دوسرے وہ جو ٹی وی پر آتے ہیں۔ دونوں کے متعلق وضاحت فرمادیں کہ آیا یہ حرام ہیں۔ ۳) کسی نے یہ بتایا کہ اگر کارٹون کی آنکھیں چھپادی جائیں تو ایسے کارٹون کی اجازت ہے۔ کیا یہ بات درست ہے ؟ ۴) اگر جاندار کا کارٹون یا تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ اس کا چہرا واضح نہ ہو رہا ہو تو کیا ایسی تصویر یا کارٹون کی اجازت ہے ؟ برائے کرم ان تمام باتوں کی وضاحت فرمادیں۔

جواب نمبر: 61164

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 817-782/Sn=11/1436-U (۱) ٹیکسٹ میسج کرتے ہوئے چہروں کی جو شکلیں بھیجی جاتی ہیں اگر ان میں ناک کان، آنکھ اور چہرے کے نقوش نمایاں ہوں اور ان کی شناخت جاندار کے چہرے کے طور پر ہو تو ایسی شکلیں بھیجنا ناجائز ہے یہ بھی تصویر کے استعمال کی ایک شکل ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ (۲) جاندار اشیاء کے کارٹون اگر اس طرح بنائے جائیں کہ ان کی آنکھ، ناک، کان وغیرہ واضح ہوں اور جاندار کے چہرے کے طور پر ان کی شناخت ہورہی ہو تو ایسے کارٹون بھی تصویر کے حکم میں ہیں، ان کا بنانا اور استعمال کرنا دونوں ناجائز ہیں، خواہ وہ کارٹون اخبار میں چھپتے ہوں یا ٹیوی پر آتے ہوں وظاہر کلام النووي الإجماع علی تحریم تصویر الحیوان وقال سواءٌ صنعہ لما یُمتَہن أو لغیرہ فصنعتہ حرام بکل حل وسواء کان في ثوب أو بساط أو دراہم أو إناء أو حائط (ردالمحتار علی الدر المختار: ۲/۴۱۶، مکروہات الصلاۃ) (۳) جاندار کے کارٹون کی صرف آنکھیں چھپا دینے سے وہ تصویر کے حکم سے خارج نہیں ہوگا، البتہ اگر مکمل سر ہی ختم کردیا جائے یا آنکھ ناک، کان اور چہرہ کے خد وخال کو اس طرح سپاٹ کردیا جائے کہ وہ جاندار کا چہرہ معلوم نہ ہو تو پھر اس کو بنانے اور استعمال کرنے کی گنجائش ہوگی قال في البحر: وقید بالرأس لأنہ لا اعتبار بإزالۃ الحاجبین أو العینین... وکذا لا اعتبار بقطع الیدین أو الرجلین (۲/۵۰ ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا) (۴) اگر جاندار کا کارٹون یا اس کی تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھے ہونے کی حالت میں متوسط بینائی والا شخص کھڑے ہو کر دیکھے تو تصویر کے اعضاء کی تفصیل معلوم نہ ہو تو ایسے کارٹون اور تصویر کے استعمال کی گنجائش ہے، البتہ ایسے کارٹون اور تصویر کا بنانا پھر بھی ناجائز ہی رہے گا الا یہ کہ کوئی شرعی ضرورت ہو۔ أو کانت صغیرۃ لا تتبین تفاصیل أعضاءہا للناظر قائمًا وہي علی الأرض (الدر المع الرد: ۲/۴۱۸، مکروہات الصلاۃ، جواہر الفقہ ۷/۲۵۸، زکریا)

متفرقات › › حلال و حرام
سوال نمبر: 5954

عنوان: مسجد میں ہونے والے بیان کی کیمرہ والے موبائل سے ویڈیو بنانا کیسا ہے؟

سوال: مسجد میں ہونے والے بیان کی کیمرہ والے موبائل سے ویڈیو بنانا کیسا ہے؟

جواب نمبر: 5954

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی: 459=459/ م

جاندار کی تصویر کشی اور ویڈیو گرافی حرام و ناجائز ہے اور مسجد جیسی مقدس جگہ میں اس کا ارتکاب تو بلا شبہ گناہ در گناہ ہے پس مسجد میں ہونے والے بیان کی موبائل کیمرے سے ویڈیو بنانا جائز نہیں ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

متفرقات › › حلال وحرام
سوال نمبر: 55957

عنوان: جاندار کی تصویر کشی کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ دینی محفلوں اور پروگراموں کی ویڈیو بنانا جائز ہے یا حرام ہے؟ یا اس کا کسی بھی طرح کوئی جائز شکل ہے؟ براہ مہربانی جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جواب نمبر: 55957

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 1427-1427/M=12/1435-U

جاندار کی تصویر کشی اور ویڈیو گرافی شریعت میں ناجائز ہے، دینی محفلوں کی ویڈیو گرافی میں انسانوں کی تصویر کشی لازم آتی ہو تو یہ ناجائز ہے، غیر ذی روح کی ویڈیو گرافی جائز مقصد کے لیے ہو تو ناجائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

Miscellaneous >> Halal & Haram

Question ID: 59256

Country: India

Title: براہ کرم، حدیث کے حوالے سے فوٹو گرافی کے سلسلے میں مفصل فتوی دیں۔

Question: براہ کرم، حدیث کے حوالے سے فوٹو گرافی کے سلسلے میں مفصل فتوی دیں۔

Answer ID: 59256

Bismillah hir-Rahman nir-Rahim !

Fatwa ID: 369-369/Sd=7/1436-U شریعت اسلام مین کسی جاندار کی تصویر کھینچنا اور بنانا خواہ ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے ہو یا دوسرے کسی قسم کے کیمرے کے ذریعے، بہرصورت ناجائز وحرام ہے۔ احادیث میں تصویر بنانے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ اس مسئلے سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا ایک مفصل ومدلل فتوی منسلک ہے۔ ملاحظہ فرمالیں۔ --------------------------- بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب وباللہ التوفیق:حامدا ومصلیا ومسلما! شریعت ِاسلامیہ میں جاندار کی تصویر سازی اور تصویر بنانا، خواہ ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے ہو یا دوسرے کسی قسم کے کیمرو ں کے ذریعے، تصویر چاہے چھوٹی ہو یا بڑی، بہر صورت ناجائز اور حرام ہے، اس مسئلے میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۱)،افعالِ صحابہ اور عباراتِ اکابرِ امت موجود ہیں۔ حاشیہ (۱) (۱) عن عبداللّٰہ بن مسعود قال:سمعت النبيّ صلَی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول:”إن أشد النّاس عذابا عنداللّٰہ المصورون“(صحیح البخاري:رقم:۵۹۵۰، باب بیان عذاب المصورین یوم القیامة)۔ وعن ابن عباس قال:سمعت رسول اللّٰہ صلَی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول:کل مصوّر في النار… مشکاة المصابیح: ۳۸۵، ط: دار الکتاب دیوبند۔ إن رسول اللّٰہ صلَی اللّٰہ علیہ وسلّم قال:إن الذین یصنعون ہٰذہ الصور یعذبون یوم القیامة یقال لہم أحیوا ما خلقتم۔ (صحیح البخاري:رقم:۵۹۵۱، باب بیان عذاب المصورین یوم القیامة) نیز آپ کی یہ تحقیق کہ ”اس جدید دور میں کیمروں میں فرق ہوگیا ہے کہ پرانے کیمروں میں ریل اور فلم ڈالی جاتی تھی، پھر فوٹو کھنچتا تھا، اس کے بعد اس کو دھوکر تصویر بنتی تھی؛ لیکن اب ڈیجیٹل کیمرے آگئے ہیں، جن میں فلم نہیں ہوتی ؛بلکہ یہ عکس کو الیکٹرونک طریقے سے جذب کرتے ہیں“۔ یہ تحقیق اور آپ کا یہ نظریہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہے ؛ لیکن آپ کی اس تحقیق سے نفسِ مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا؛کیوں کہ یہ بات مسلم ہے کہ کسی شئی کے حلال یا حرام ہونے میں اس کے ذرائع وآلات کا کوئی اعتبار نہیں، اگر کوئی چیز حرام ہے، تو اس کا وجود ہاتھوں سے ہوا ہو، یا سانچوں اور مشینوں کے ذریعے، اگر وہ حرام ہے تو اختلاف ِآلات کی بناپر اس میں کوئی فرق نہیں آتا، مثلاً: شراب چاہے دیسی مٹکوں میں بنائی جائے یا جدید آلات ومشینوں کے ذریعے ، بہر صورت اگر اس میں نشہ ہے تو حرام کہاجائے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو آلہٴ جارحہ سے قتل کرے، یا گولی مار کر قتل کرے، یا پھانسی پر لٹکا کر جان لے، یازہر کھلا کر، یا کرنٹ لگا کر، یا زہرکا انجیکشن دے کر مارے، ان سب صورتوں کو قتل ہی کہیں گے؛ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کنواری لڑکی سے زنا کرے یا اپنا مادہٴ منویہ بذریعہ ٹیوب اجنبیہ کے رحم میں داخل کرے،ہر صورت میں پیدا ہونے والا بچہ حرام ہوگا؛ لہذا تصویر سازی جو کہ حرام ہے، وہ کسی بھی ذریعے سے ہو حرام ہوگی اور جس طرح کاغذ پر اترنے کے بعد یہ تصویر حرام ہے، اسی طرح جس وقت اس کے اصل کو کیمرے کی ڈسک میں محفوظ کیا جارہا ہو تو عملاً اس کا حکم بھی تصویر محرم کا حکم ہوگا ،چاہے محفوظ ہونے والی شکل ابتداءً ذرات کی شکل میں ہی کیوں نہ ہو ۔ وفي التوضیح: قال أصحابنا وغیرہم: تصویر صورة الحیوان حرام أشد التحریم وہو من الکبائر وسواء صنعہ لما یمتہن أو لغیرہ فحرام بکل حال؛ لأن فیہ مضاہاة لخلق اللّٰہ، وسواء کان في ثوب أو بساط أ و دینار أو درہم أو فلس أو إناء أو حائط .... وبمعناہ قال جماعة العلماء مالک والثوري وأبو حنیفة وغیرہم رحمہم عمدة القاري شرح البخاري:۱۰/۳۰۹، باب عذاب المصورین یوم القیامة۔ (ط: دارالطباعة العامرة)۔)۔ وکذا في الفتاوی الہندیة :۵/۳۵۹۔وکذا في البدائع :۱/۱۱۶ وکذا في الدّر مع الرّد :۲/۴۰۹، مطلب: إذا تردد الحکم بین سنة وبدعة۔ وکذا ذکر العلامة النووي في شرحہ علی صحیح مسلم:۲/۱۹۹ نیز تصویر سازی کی حرمت کے متعلق کم وبیش چالیس حدیثیں آپ علیہ الصلوة و السلام سے مروی ہیں، اور تمام کی تمام مطلق تصویر کے متعلق ہیں (کسی بھی ذریعے سے تصویر تیار کی جائے)اس کے بر عکس تصویر کے جواز کی کوئی روایت نہیں ملتی،نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کا سے بڑھ کر کوئی شارح نہیں ہو سکتا، یہ حضرات آپ ،صحابہ کرام علیہ الصلوة و السلام کے حقیقی رمز شناس اور ہر قول وفعل کے عینی شاہد ہیں، ان حضرات نے بھی تصویر سے متعلق تمام احادیث سے یہی مفہوم اخذ کیا ہے کہ یہ ارشادات ہر قسم کی تصاویر سے متعلق ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصاری کی دعوت یہ فرما کر رد کردی کہ تمہارے یہاں تصویر ہوتی ہیں ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ا بو الہیاج اسدی کو بھیجا کہ شہر میں تمام تصاویر مٹادیں اور فرمایا کہ مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہم پر بھیجا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر دروازے سے لوٹ آئے۔ (سب واقعات بخاری ومسلم میں مذکور ہیں) حضراتِ اکابر کی تصریحات سے بھی یہی تائید ہوتی ہے کہ کسی بھی طریقے سے تصویر کھینچی جائے، وہ تصویر ہی کے حکم میں ہے اور اس پر تصویر ہی کے احکام مرتب ہوں گے ۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی علیہ الرحمة عکس اور فوٹو کے درمیان فر ق کرتے ہوئے تحریرکرتے ہیں : ”سب سے بڑا فرق دونوں میں یہی ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں ہوتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کرلیا جاتاہے ،پس وہ اسی وقت تک عکس ہے، جب تک اسے مسالے سے قائم نہ کیا جائے اور جب اس کو کسی طریقے سے قائم وپائیدار کرلیا جائے وہی تصویر بن جاتا ہے“۔(آلات جدیدہ کے شرعی احکام:۱۴۱-۱۴۲) دوسری جگہ مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں: ”حاصل یہ ہے کہ عکس جب تک مسالہ وغیرہ کے ذریعے سے پائیدار نہ کر لیا جائے، اس وقت تک وہ عکس ہے اور جب اس کو کسی طریقے سے قائم وپائیدار کر لیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے اور عکس جب اپنی حد سے گزر کر تصویر کی صورت اختیار کرے گا، خواہ وہ مسالے کے ذریعے ہو یا خطوط ونقوش کے ذریعے اور خواہ یہ فوٹو کے شیشے پر ہو یا آئینہ وغیرہ شفاف چیزو ں پر، اس کے سارے احکام وہی ہوں گے جو تصویر کے متعلق ہیں “۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام :۱۴۲) اسی طرح مفتی رشید احمد صاحب ایک سوال کاجواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں؛ اس لیے کہ عکس اصل کے تابع ہوتا ہے او ریہاں اصل کی موت کے بعد بھی اس کی تصویر باقی رہتی ہے “۔ (احسن الفتاوی:۹/۸۹) دوسری جگہ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : ”تصویر اور عکس دو بالکل متضاد چیزیں ہیں، تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے ،عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے، اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہوجاتا ہے، ویڈیو کے فیتے میں تصویر محفوظ ہوتی ہے،جب چاہیں جتنی بار چاہیں ٹی وی کی اسکرین پر اس کا نظارہ کرلیں اور یہ تصویر تابع اصل نہیں؛ بلکہ اس سے بالکل لاتعلق اور بے نیاز ہے، کتنے لوگ ہیں جو مر کھپ گئے، دنیا میں ان کا نام ونشان نہیں؛ مگر ان کی متحرک تصاویر ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں، ایسی تصویر کو کو ئی بھی پاگل عکس نہیں کہتا، صرف اتنی سی بات کو لے کر کہ ویڈیو کے فیتے میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی، تصویر کے وجود کا انکار کردینا کھلا مغالطہ ہے“۔ (احسن الفتاوی:۸/۳۰۲) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کا ایک فتوی ”تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکا م“ میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے : ”ٹی وی اور ویڈیو فلم کا کیمرہ جو تصویر یں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر مرئی ہیں؛ لیکن تصویر بہر حال محفوظ ہے اور اس کو ٹی وی پر دیکھا اور دکھایا جاتاہے ،اس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جا سکتا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کے بجائے سائنسی ترقی نے تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کر لیا ہے؛ لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا خواہ کیسا ہی طریقہ ایجاد کرلیا جائے، تصویر تو حرام ہی رہے گی“۔ (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام :ص:۹۴، نعیمیہ) قدیم زمانے میں تصویر ہاتھ سے بنتی تھی، پھر کیمرے کی ایجاد نے اس قدیم طریقے میں ترقی کی اور تصویر ہاتھ کے بجائے مشین سے بننے لگی،اب اس عمل میں نئی نئی سائنسی ایجادات نے مزید ترقی کی اور جدت پیدا کی اور جامد وساکن تصویر کی طرح اب چلتی پھرتی، دوڑتی بھاگتی تصویر کو محفوظ کیا جانے لگا،یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اس کو قرار وبقاء نہیں ہے ،اگر اس کو بقاء نہ ہوتی تو ٹی وی اسکرین پر نظر کیسے آتی ۔ بہر حال ان اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ کسی جان دار کا مطلق عکس محفوظ کرنا، خواہ وہ کسی بھی طریقے پر ہو اگر اس میں استقلال واستقرار پیدا ہوجائے کہ جب چاہیں اس کو دیکھ سکیں تو یہ تصویر سازی میں داخل ہوگا، اور اس پر تصویر سازی کے احکامات مرتب ہوں گے ۔ نیز حضرات اکابر میں جن کے سامنے بھی حفظ عکس کی یہ جدید صورت اور ترقی یافتہ شکل سامنے آئی، انہوں نے بھی عکس کی مذکورہ حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اس کے تصویر ہونے کا ہی حکم دیا، اسی طرح اگر کوئی چیز منافع ومفاسد پر مشتمل ہوتی ہے تو اس میں غالب ہی کا اعتبار ہوتاہے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوے کے متعلق ارشاد فرمایا: ”وَاِثْمُہُمَا اَکْبَرُ مِن نَفْعِہِمَا“(سورة البقرة) اور فقہ کا بھی قاعدہ ہے کہ : درء المفاسد أولیٰ من جلب المصالح، فإذا تعارضت مفسدة ومصلحة قدم دفع المفسدة غالباً(الأشباہ والنظائر) ٹھیک ہے کہ بعض موقعوں پر فوٹو کی شدید ضرورت ہوتی ہے اور ضرورتِ شدید کے موقع پر فقہاء کرام ومفتیان عظام نے قاعدہ ”الضّرورات تبیح المحظورات“کے پیش نظر فوٹو کی اجازت بھی دی ہے ؛ لیکن چوں کہ کیمروں کا استعمال غالباً وعامةً غلط اور ناجائز کاموں کے لیے ہوتا ہے ؛ اس لیے صرف کیمروں کی مرمت کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو بے غبار اور پاک صاف نہیں کہا جا سکتا ؛ اس لیے آپ کو چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد : ”یٰآاَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا“پرعمل پیرا ہوتے ہوئے حلال اور پاک وصاف کاروبار کی تلاش جاری رکھیں، جب تک جائز وحلال کاروبار نہ مل سکے، تب تک بادلِ ناخواستہ اسی کام کو کرتے رہنے کی گنجائش ہے، ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کرتے رہیں اور حلال کاروبار میسر آجانے کے بعد اس کام سے بالکلیہ کنارہ کشی اختیار کرلیں۔فقط واللہ تعالی اعلم کتبہ الاحقر: زین الاسلام قاسمی# الٰہ آبادی نائب مفتی ۳/رجب المرجب۳۲ھ الجواب صحیح :حبیب الرحمن عفااللہ

متفرقات › › حلال وحرام

سوال نمبر: 31717

عنوان: ڈیجیٹل کیمرہ، موبائل فون کیمرہ اور کمپیوٹر و دیگر آلات کے ذریعہ بنائی جانے والی تصاویر کا حکم

سوال: موجودہ زمانہ جدید ایجادات اور خیرہ کن ترقیوں کی اس بلندی پر ہے، جس کا اب سے صرف بیس پچیس سال قبل تصور بھی نہ ہو سکتا تھا، ان ایجادات نے ہر شخص کو متاثر کیا ہے مثلاً ڈیجیٹل کیمرہ، موبائل فون کیمرہ اور کمپیوٹر کے دیگر آلات وغیرہ، سوال یہ ہے کہ ان کیمروں کے ذریعہ بنائی جانے والی تصاویر شرعاً تصویر کے حکم میں ہے یا نہیں؟ ان تصاویر کا پرنٹ نکال لیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ موبائل فون، ڈیجیٹل کیمرے یا کمپیوٹر میں اپنے اہل خانہ کی تصویر اتار کر محفوظ کرنے کا کیا حکم ہے؟ (۲) جن احادیث میں تصویر اور تصویر سازی پر شدید وعید وارد ہوئی ہے، ان کی موجودگی میں علماء "خواہ وہ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں یا نہ" کا کردار کس حد تک قابل تقلید یا قابل اصلاح رہ جاتا ہے؟

جواب نمبر: 31717

بسم الله الرحمن الرحيم

فتوی(د): 930=217-5/1432 (۱) جاندار کی تصویر کشی اور اس کی ویڈیوگرافی چاہے کسی بھی طریقے سے اور کتنے ہی ترقی یافتہ آلے سے ہو حرام ہے، اس کا پرنٹ بھی اسی حکم میں ہے، حدیث شریف میں وارد ہے: "أشد الناس عذابًا یوم القیامة المصورون" کہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں ہوں گے۔ ایک دوسری جگہ ہے کہ ان سے کہا جائے گا "أحیوا ما خلقتم" کہ جس کو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ کرو، ان احادیث سے تصویر کشی کی حرمت وشناعت کا پتہ چلتا ہے، لہٰذا جاندار کی تصویر کشی چاہے ڈیجیٹل کیمرے سے ہو یا موبائل اور کمپیوٹر سے ہو، اپنے اہل خانہ کی ہو یا کسی اور کی بہر صورت حرام ہوگی۔ (۲) اس کا حکم نمبر ایک میں ذکر کی گئی تفصیل سے معلوم ہو جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

عقائد وایمانیات › › دعوت وتبلیغ

سوال نمبر: 166010

عنوان: تبلیغ دین کے لیے ویڈیو سازی اور تصویر کشی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان اکرام اس مسئلہ میں کہ فرقہ باطلہ (قادیانی، پرویزی، شکیلی، رافظی، غیر مقلد) کے رد میں کام کرنے والے حضرات اپنی بات کو ویڈیو کی شکل میں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اوڈیو پر زیادہ توجہ نہیں کرتے اور بات جوامت تک جانی چاہیۓ وہ نہیں جا پاتی اس لئے ویڈیو کا سہارا لیا گیا ہے اور ایسی ویڈیو جس میں ایک شخص کی جاندار تصویر چلتی ہیں، تو کیا ایسے کام کہ لئے ویڈیو بنا سکتے ہیں؟

جواب نمبر: 166010

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa:128-149/N=3/1440

اسلام میں انسان یا کسی بھی جان دار کی ویڈیو سازی اور تصویر کشی حرام وناجائز اور لعنت کا کام ہے اور احادیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں (تفصیل کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رح کا رسالہ تصویر کے شرعی احکام ملاحظہ فرمائیں) ۔ اور اکابر علمائے دیوبند کے فتاوی اور ان کی تصریحات کی روشنی میں ڈیجیٹل تصاویر، عام تصاویر ہی کے حکم میں ہیں، یعنی: نصوص شرعیہ دونوں ہی قسم کی تصاویر کو شامل ہیں۔

اور اہل علم، شریعت کی حدود اور دائرہ میں رہ کر ہی تبلیغ دین کے مکلف ہیں، اس سے آگے نہیں، یعنی: تبلیغ دین کے جتنے جائز ذرائع اور وسائل اہل علم کے بس میں ہیں، اہل علم ان ذرائع اور وسائل سے تبلیغ دین کے مکلف ہیں، کسی ناجائز اور گناہ کے ذریعہ سے اہل علم تبلیغ کے مکلف نہیں ہیں؛ بلکہ اگر ناجائز ذرائع اور وسائل سے تبلیغ دین جائز ہی نہیں ہے؛ کیوں کہ احکام دین کی پامالی کے ساتھ دین کی نہیں، کسی اور چیز کی تبلیغ ہوگی۔ نیز اسلام پھیلانے کے طریقے اور ہیں اور کفر وضلالت کے پھیلانے کے طریقے اور؛ اسی لیے دور اول سے اہل حق کی کسی جماعت نے تبلیغ دین کے لیے کوئی ناجائز اختیار نہیں کیا؛

اس لیے تبلیغ دین کے لیے (انسان یا کسی بھی جاندار کی) تصویر کشی اور ویڈیو سازی کا راستہ اختیار کرنا جائز نہ ہوگا۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: "أشد الناس عذاباً عند اللہ المصورون"، متفق علیہ، وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: "کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورة صورها نفسا فیعذبہ فی جھنم"، قال ابن عباس رض: فإن کنت لا بد فاعلاً فاصنع الشجر وما لا روح فیہ، متفق علیہ (مشکاة المصابیح، باب التصاویر، الفصل الأول، ص ۳۸۵، ۳۸۶، ط: المکتبة الأشرفیة دیوبند)۔

وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یخرج عنق من النار یوم القیامة لها عینان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ینطق، یقول: إنی وکلت بثلاثة: بکل جبار عنید وکل من دعا مع اللہ إلها آخر وبالمصورین" رواہ الترمذي (المصدر السابق، الفصل الثانی، ص ۳۸٦)۔

وعن سعید بن أبی الحسن قال: کنت عند ابن عباس إذ جاءہ رجل فقال: یا ابن عباس! إنی رجل إنما معیشتی من صنعة یدی، وإنی أصنع ہذہ التصاویر، فقال ابن عباس: لا أحدثک إلا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سمعتہ یقول: "من صور صورة فإن اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہ الروح ولیس بنافخ فیها أبدا" فربا الرجل ربوة شدیدة واصفر وجهہ، فقال: ویحک إن أبیت إلا أن تصنع فعلیک بهذا الشجر وکل شی لیس فیہ روح۔ رواہ البخاري (المصدر السابق، الفصل الثالث)۔

کل أمر بمعروف یتضمن منکراً یسقط وجوبہ کذا فی الوجیز للکردري (الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح الخ، ۵: ۳۱۷، ط: المطبعة الکبری الأمیریة، بولاق، مصر)۔

متفرقات › › حلال و حرام

سوال نمبر: 153344

عنوان: دینی پروگرام کی ویڈیو ریکارڈنگ یوٹیوب پر ڈالنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مسجد میں دینی پروگرام کی ویڈیو ریکارڈنگ کر کے یوٹیوب پر ڈالنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے ؟

جواب نمبر: 153344

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa:1228-1123=H/1438/11

ویڈیو ریکارڈنگ میں چونکہ تصویر کشی ہوتی ہے اور اس کا حرام ہونا ظاہر ہے، مسجد میں قباحت مزید ہوجاتی ہے، پھر اس کو یوٹیوب پر ڈال کر منتقل کرنا بھی گناہ ہے، مسجد کو ان جیسے قبیح امور سے پاک صاف رکھنا واجب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

سوال نمبر: 150019

عنوان: کیا ہم کوکسی مفتی صاحب یا کسی معتبر عالم کی ویڈیو کا دیکھنا ٹھیک ہے یا نہیں؟

سوال: جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ فوٹو اور ویڈیو بنانا ناجائز ہے، تو آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ (۱) کیا ہم کو کسی مفتی صاحب یا کسی معتبر عالم کی ویڈیو کا دیکھنا ٹھیک ہے یا نہیں؟ (۲) اور اسی طرح حمد اور نعت کی ویڈیو بھی دیکھنا کیسا ہے؟ (۳) اور موبائل کے اوپر ایسی ویڈیو کو آگے لوگوں کو بھیجنا کیسا ہے؟ (۴) کیونکہ آج کل کا دور میڈیا کا دور ہے اور شوسل میڈیا کی دنیا کا زور ہے، پاکستان میں کئی معروف علمائے کرام جن میں مولانا طارق جمیل صاحب اور مفتی تقی عثمانی صاحب شامل ہیں ان کی بہت ساری ویڈیو ہیں جو اصلاح پر مبنی ہوتی ہے، ان کے متعلق بھی بتائیں۔ جزاک اللہ

جواب نمبر: 150019

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa: 801-727/sn=7/1438

(۱، ۲، ۳) سب منع ہے، "ویڈیو" کے بہ جائے "آڈیو" کی شکل میں جو بیانات اور نعتیں ہوں، انھیں سنیں اور دوسروں کو بھیجیں، واضح رہے کہ نعتیں میوزک سے خالی ہونی چاہئیں؛ کیونکہ "میوزک" شرعاً جائز نہیں ہے۔ (۴) معتبر علمائے کرام کے آڈیو بیانات بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں بغرض اصلاح انھیں سنیں یا کسی دوسرے کو بھیجیں، اصلاح "ویڈیو" بیانات پر موقوف نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،